رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۱۴

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱	۱۶ ر فتح ۱۳۲۶ ہش	۳ ر صفر ۱۳۶۶ ھ	۱۶ ر دسمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۷۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ر ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

کل صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب چودہری احمد شکر اللہ خان صاحب آف ڈسکہ برادر اصغر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا جنازہ پڑھا۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب چودہری صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر مینیجر الفضل کے ہاں ۱۴ دسمبر لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

آزاد فوجوں نے نوشہرہ کے اہم مقامات پر قبضہ کر لیا

ہندو تاجروں کی ایک خطرناک سازش پکڑی گئی

۴۰ سال کے بعد مسلم لیگ کے دو ٹکڑے ہو گئے

پنڈت نہرو نے سٹیٹس کانفرنس کی ۱۱ر جون ۱۹۴۷ء والی قرارداد کی خلاف ورزی کی ہے ۔ (وزیر دفاع آزاد کشمیر کا بیان)

راولپنڈی ۱۵ ر دسمبر ۔ آزاد کشمیر حکومت کے وزیر دفاع نے آج یہاں ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ پنڈت نہرو اور انکی سٹیٹس پیپل کانفرنس نے اپنی ۱۱ ر جون ۱۹۴۷ء والی قرارداد کی۔ جس میں انہوں نے تسلیم کیا تھا کہ مہاراجہ کشمیر کشمیر کے لوگوں کو ابھرنے نہیں دیتا خلاف ورزی کی ہے۔ اور اب وہ خود کشمیر کے ۳۲ لاکھ مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے پر تل گئے ہیں۔ وزیر مذکور نے بیان کیا کہ وہ جمہوریت کے اس اصول کے لئے جنگ آزما ہیں کہ حکومت صرف عوام کا حق ہے۔ اور وہی اپنے مستقبل کی تعیین کا حق رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مہاراجہ کشمیر مسلمانان کشمیر کا اعتماد زائل کر چکا ہے۔ اور ہمارے پاس ثبوت ہے۔ کہ اس نے غیر مسلموں کو آزادانہ ہتھیار بانٹے۔ تاکہ وہ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہائیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اقل اقلیت کوئی حق نہیں رکھتی۔ کہ وہ اتنی بڑی اکثریت کے ناک میں نکیل ڈالے رکھے۔ اب کشمیر کے مسئلہ کے حل کے صرف دو ہی طریقے ہیں۔ امن یا جنگ۔ مسلمان امن پسند واقع ہوئے ہیں۔ اگر ہماری امن کی خواہش ہماری کمزوری خیال کی جائیگی۔ تو ہم اس کا فیصلہ میدان جنگ پر چھوڑتے ہیں۔ ا۔پ

دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑی

راولپنڈی ۱۴ ر دسمبر ۔ آزاد حکومت کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اوڑی کے محاذ پر دشمن کی فوجی چوکیوں پر ہماری طرف سے حملہ جاری ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں میں دشمن کے چار نہایت اہم مورچے جیت لئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ دشمن کی مدد کے لئے جو نئی فوج کے دستے پہونچے تھے۔ ان کا سختی سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور ان کو کافی جانی نقصان پہونچایا گیا۔ دشمن کا جنگی سامان جس میں مشین گنیں برین گنیں ہیں آزاد فوجوں کے ہاتھ لگا۔ اور دشمن کی فوجی لاریاں تباہ کر دی گئیں ؛

اسی طرح کوٹلی کے محاذ پر بھی ہماری سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور کوٹلی اور نوشہرہ کے درمیان کچھ علاقہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور اسی طرح کوٹلی کے جنوب میں بھی ہماری فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں ؛ ا۔پ

دشمن سے آزاد فوجوں کا مردانہ وار مقابلہ

دشمن کو بھاری نقصان اٹھانے کے بعد پسپا ہونا پڑا

راولپنڈی ۱۵ ر دسمبر۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج ہمارے آدمیوں نے اوڑی کے محاذ پر دشمن کی چوکیوں پر مسلسل حملے جاری رکھے۔ جس کے نتیجہ میں یہاں پر دشمن کو بہت زیادہ جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ ہمارے گشتی دستے کوٹلی میں نہایت سرعت کے ساتھ جنوب مشرق کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔

نوشہرہ میں بہت سے اہم مقامات پر آزاد فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے نوشہرہ کے شمال مشرق میں دشمن کے ایک گشتی دستہ سے شدید مزاحمت ہوئی اور دشمن کی چوکی کشمیر نوشہرہ روڈ پر حملہ کیا گیا۔

ان سب معرکوں میں ہندوستانی فوجوں کو شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا ؛ ا۔پ

آل انڈیا مسلم لیگ کی تقسیم

کونسل کے آخری اجلاس میں اہم قراردادیں

کراچی ۱۵ ر دسمبر۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کے اس اجلاس میں لیگ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ایک حصہ ہندوستان میں اپنی الگ تنظیم کرے گا۔ اور دوسرا حصہ پاکستان میں۔ دو الگ الگ کنوینر مسٹر لیاقت علی پاکستان مسلم لیگ کے لئے اور مسٹر محمد اسمٰعیل انڈین ڈومینین مسلم لیگ کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔ جو بہت جلد اپنی اپنی کونسلوں کے اجلاس کراچی اور مدراس میں مدعو کریں گے۔ تاکہ نئے آئین اُن کے لئے مرتب کئے جائیں۔

ایک اور ریزولیشن میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے اتحادی اقوام کے فیصلہ تقسیم فلسطین پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ نیز ۱۵ ر اگست کے بعد سے پاکستان اور ہندوستان میں جو فرقہ وارانہ واقعات رونما ہوئے ان کی بھی مذمت کی گئی۔ دو اور ریزولیشن بھی پاس کئے گئے۔ اس اجلاس میں قائد اعظم محمد علی جناح کی مخلصانہ خدمات کا اظہار شکریہ ادا کیا گیا۔

سوتی کپڑے کے تھوک فروشوں کی سنڈیکیٹ

لاہور کے سوتی کپڑے کے تاجروں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ ۶ ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو تھوک فروشوں کی سنڈیکیٹ کی تشکیل کے لئے اس میٹنگ میں جو سول سپلائز آفیسر لاہور نے بلائی ہے حاضر ہوں۔ لیکن چونکہ حاضری تھوڑی تھی۔ اس لئے کام نہ کیا گیا۔ اب یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے ۲۰ ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو ۱۱ بجے دن کے اسی پہلے مقام پر میٹنگ کی جائے گی۔ جو تھوک فروش حاضر نہیں ہوں گے۔ ان کو اس سنڈیکیٹ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ جو ۲۰ ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو بنائی جائے گی ؛

(سول سپلائی آفیسر)

کشمیر کی آزاد فوجوں کی قدر افزائی

حکومت تمغے تقسیم کریگی

پلاکھل ۱۴ ر دسمبر۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ آزاد فوج کے جو سپاہی میدان جنگ میں بے مثال بہادری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ میری حکومت ان کی قدر افزائی کرنے کے لئے انہیں تمغے دینا چاہتی ہے۔ سب سے بڑا تمغہ "ہلال کشمیر" ہوگا۔ ایک تمغہ "ستارہ پونچھ" کے نام سے موسوم ہوگا۔ انٹرنیشنل بریگیڈ میں جو فوجی داد شجاعت دے رہے ہیں انہیں بھی یہ تمغے دیئے جائیں گے ؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

[illegible] یل۔ فضلے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پاکستان کے اچھوتوں سے سلوک بہتر ہو رہا ہے

کراچی ۱۴ دسمبر حیدرآباد سندھ میونسپل کمیٹی کے صدر مسٹر جمل داس نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان میں اچھوتوں کے ساتھ نہایت ہی اچھا سلوک کیا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ اچھوت پاکستان کے وفادار رعایا ہیں اور یہاں سے کبھی ہجرت نہیں کریں گے۔ آپ نے مسٹر منڈل کے متعلق اظہار عقیدت کیا کہا کہ ان کی تقریر سے اچھوتوں سے خوف وہراس دور ہو گیا ہے جو سرمایہ دار ہندوؤں نے ان میں پیدا کر دیا تھا

ٹکٹ کے بغیر سفر کرنیوالوں کو سزا

لاہور ۱۵ دسمبر۔ ریلوے پولیس نے بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو پکڑنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ کراچی میں ۹ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک مبلغ -/۲/-۳۶۰ روپے کی رقم وصول کی ہے اور بعض آدمیوں کو جیل بھیجا گیا۔ کیونکہ وہ کرایہ دینے سے انکاری تھے۔

وزیر اعظم نیدرلینڈ کراچی میں

کراچی ۱۵ دسمبر حکومت نیدرلینڈ کے وزیراعظم ڈاکٹر لائس بیل آج بذریعہ طیارہ ایمسٹرڈم سے کراچی وارد ہوئے۔ آپ نے نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں انڈونیشیا کے سیاسی حالات کا مطالعہ کرنے کیلئے بٹاویہ جا رہا ہوں جہاں میں سرکردہ لیڈروں سے گفت وشنید کروں گا (ا۔پ)

ایک طیارہ گرا لیا گیا

لاہور ۱۵ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ہندوستانی ہوائی جہاز سیالکوٹ کے سرحدی علاقہ پر بہت نیچے پرواز کر رہا تھا۔ اور وہ پاکستانی گاؤں کو اپنا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ کہ سرحدی محافظ پولیس نے اسے اپنے نشانہ میں لے لیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ جموں کے علاقہ میں نیچے گرتا ہوا دکھائی دیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا آخری اجلاس

کراچی ۱۵ دسمبر آج آل انڈیا مسلم لیگ کا دوسرا اور آخری اجلاس ۱۰½ بجے صبح سے شروع ہو کر ڈھائی بجے دوپہر ختم ہو گیا۔ اس اجلاس میں ۲½ سو کے قریب ممبروں نے شرکت کی۔ قائد اعظم محمد علی جناح پونے گیارہ بجے تشریف لائے۔ آپ کی آمد زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ہال گونج اٹھا۔ اجلاس کی کارروائی بند کمرہ میں ہوئی۔ (ا۔پ)

مشرقی پاکستان میں اردو اور بنگالی کا افسوسناک قضیہ عوام کی رائے کے بغیر

اس مسئلہ کا فیصلہ نہیں ہو گا

کراچی ۱۴ دسمبر:۔ مشرقی پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ شہر میں ۱۲ دسمبر کو خوف وہراس رہا اس کی وجہ غلط افواہیں تھیں۔ ایک چھوٹے سے واقعہ کو جس میں صرف ۲۰ آدمی زخمی ہوئے اور ان میں سے صرف دو کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا باقیوں کے نہایت معمولی سی چوٹیں آئی تھیں۔ مگر بعض لوگوں نے اسے بڑھا چڑھا کر بیان کیا۔

واقعہ یہ ہے کہ بعض غیر معروف اشخاص موٹر کے ذریعہ شہر میں اعلان کرتے رہے کہ سرکاری زبان اردو ہونی چاہیئے۔ جب موٹر انجینیرنگ کالج کے پاس سے گزری تو طلباء نے اس اعلان کو ناپسند کیا اور پھر جھگڑا ہو گیا۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور احتیاطاً شہر میں مختلف پولیس متعین کر دی گئی۔ لوگوں میں بے بنیاد افواہیں پھیلنے لگیں کہ تین آدمی مر گئے ہیں اور پولیس نے گولی چلا دی۔ اس کی وجہ سے تمام شہر میں خوف وہراس پھیل گیا۔ تیسرے پہر ایک جلوس نکالا گیا اور سیکرٹریٹ کے سامنے مظاہرے کئے گئے۔ سید محمد معفت علی وزیر زراعت اور عبدالحامد وزیر تعلیم نے ہجوم کو یقین دلایا کہ زبان کا معاملہ بہر حال مشرقی پاکستان کے لوگوں کی مرضی کے مطابق سلجھایا جائے گا۔ اور اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں

وزراء کی تقریر اور یقین دلانے پر لوگ واپس چلے گئے۔ پولیس تحقیق کر رہی ہے۔ تاکہ فسادیوں کو سزا دی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے دشمنوں کی طرف سے یہ فساد کھڑا کیا گیا ہے جو ہمیشہ ایسے موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔

محاذ کشمیر پر کوئی تبدیلی نہیں

حکومت ہندوستان کا اعلان

نئی دہلی ۱۵ دسمبر۔ وزارت دفاع کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ کشمیر کی حالت میں پچھلے چوبیس گھنٹوں سے کوئی تغیر رونما نہیں ہوا۔ ہمارے گشتی دستے ہنگامہ کے علاقہ میں لٹیروں کو منتشر کرنے میں مصروف ہیں۔ رائل انڈین ایر فورس کے ہوائی جہاز بھی بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ (ا۔پ)

ایک پُراسرار سازش کا انکشاف

خفیہ پولیس کا کارنامہ

لاہور ۱۵ دسمبر۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ دلی کی مشہور فرم ایکسپریس ڈیری فارم نے ہرنس ڈپو سے خشک دودھ کے ڈبوں کا بہت سا سٹاک خرید کیا۔ جسے انہوں نے ہندوستان پہنچانے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں کمپنی کے نمائندہ مسٹر پی ایل جین نے لاہور ریلوے سٹیشن کے ایک گڈس کلرک اور بعض اور افسروں کو کثیر رشوت دینے کا وعدہ کیا جسکے نتیجہ میں انہوں نے ۹ ویگن چھ نمبر دودھ کے ڈبے بھروا لئے گئے۔ ویگنوں کے ساتھ منسلکہ چٹوں پر کراچی کا نام لکھوا گیا۔ اور مغلپورہ پہنچ کر ان کے لیبل بدلے گئے اور کراچی کی بجائے وانی گنج لکھا گیا۔ اسی اثناء میں پولیس کو پتہ ہو گیا اور انہوں نے ویگن روک دئیے اور گڈس کلرک کو زیر حراست کر لیا۔ اس کے بعد اس سے ٹیلیفون پر کسی سے گفتگو کرائی گئی جسکے نتیجہ میں مسٹر پی۔ ایل۔ جین مسٹر کدورناتھ ہنڈا کی معیت میں بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے گڈس کلرک انکے استقبال کے لئے گیا ایک پولیس آفیسر نے ڈرائیور کے بھیس میں ان کو ٹیکسی پر سوار کیا اور سٹیشن پر لایا گیا۔ جہاں انہوں نے ایک طرف ہو کر کلرک کو گذشتہ نو ویگن کی اور مزید تیرہ ویگن کی رشوت دینی چاہی۔ تو عین اسی وقت مجسٹریٹ نے موقعہ پر پہنچکر ان سب کو گرفتار کر لیا۔ اندازہ ہے کہ دودھ کے ڈبوں کی قیمت کئی لاکھ روپیہ ہے (ا۔پ)

ڈوگرہ راج انسانیت اور مظالم

لاہور ۱۵ دسمبر۔ آزاد کشمیر کی طرف سے شائع کردہ بیان میں کشمیر میں ہندو راجہ کی فوج اور ہندوستانی فوج کے مظالم بیان کئے گئے ہیں۔ ضلع میں سینکڑوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ سینکڑوں جانباز اور بہادر گرفتار کر لئے ہیں۔ پردہ نشین خواتین کی زبردستی بے عزتی کی جاتی ہے۔ شریف اور معزز خاندانوں کے افراد کو ان کے گھروں سے نکالکر سڑک پر ڈالدیا گیا ہے۔

حکومت تحریک بہت زور پکڑ گئی ہے۔ ہر روز صبح سینکڑوں پوسٹر مہاراجہ اور اس کی حکومت کے خلاف سڑکوں میں لگے ہوئے ہوتے ہیں اور جن میں ان مشکلات کے ایام کو صبر اور بہادری سے گزارنے کی تلقین ہوتی ہے

کہا جاتا ہے کہ یہ پوسٹر خفیہ تحریک کی طرف سے ہیں۔ حکومت پوری کوشش کرتی ہے کہ پوسٹر کی اشاعت نہ ہو۔ اور شہر میں فوجی پہرہ رہتا ہے (ا۔پ)

ایک نئی نہر

لاہور ۱۵ دسمبر مسٹر ظفر الاحسن ڈپٹی کمشنر لاہور نے موضع باسیں میں ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت پاکستان دریائے راوی سے ایک نہر نکالنا چاہتی ہے۔ جو پاکستان کی سرحد سے ملحق علاقہ کو سیراب کرے گی (ا۔پ)

مسٹر ایم ایچ موہٹے کو الوداعی دعوت

لاہور ۱۵ دسمبر:۔ ہندوستان کے پاکستان میں ڈپٹی ہائی کمشنر سردار سمپورن سنگھ نے ملٹری ارگنائیزیشن کے کمانڈر بریگیڈیر ایچ ایم موہٹے کو الوداعی دعوت دی۔ (ا۔پ)

رضوانی جہاز کی آمد

نئی دہلی ۱۵ دسمبر۔ "رضوانی" جہاز ۱۴۱۴ حاجیوں کو لے کر عدن سے ۱۱ نومبر کو روانہ ہو گیا ہے۔ اس میں ۱۱۵۵ حاجی کراچی اتر جائیں گے۔ اور باقی بمبئی اتریں گے۔ (ا۔پ)

پناہ گزین عورتوں کیلئے صنعت وحرفت کی تعلیم

لاہور ۱۵ دسمبر پناہ گزین عورتوں کو صنعت وحرفت کی تعلیم دینے کیلئے جیلانی کالج نزد چوبرجی میں "انڈسٹریل ہوم" قائم کیا گیا ہے جس میں مستورات کو کشیدہ کاری درزی اور سینے پرونے کی اعلیٰ تعلیم دی جائیگی۔ یہ ادارہ آپا شمیم کے ماتحت ہو گا (ا۔پ)

روزنامہ الفضل لاہور — بسم اللہ الرحمن الرحیم — خطبہ جمعہ — ۱۶ ردسمبر ۱۹۴۷ء

آج وہی شخص خدا تعالیٰ کے حضور عزت حاصل کر سکتا ہے جو قربانی کا بکرا بننے کیلئے تیار ہو

سچا مومن موت کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ردسمبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گلے کے درد کی وجہ سے میں آج کوئی لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ صرف چند متفرق باتوں کی طرف میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ اوّل تو یہ کہ پچھلے ہفتہ جو میری تقریر ہوئی ہے۔ اُس میں لاہور کی جماعت کی طرف سے جو لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوا تھا۔ وہ نہایت ہی گندہ تھا۔ جیسا کہ اس وقت بھی نہایت ہی گندہ ہے۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں۔ کہ جب میں لاؤڈ سپیکر کے سامنے سے ہٹ جاتا تھا۔ تو آواز آنے لگ جاتی تھی۔ اور جب لاؤڈ سپیکر کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا۔ تو آواز خراب ہو جاتی تھی۔ حتیٰ کہ پاس کے کھڑے ہوئے لوگ بھی آواز کو سن نہیں سکتے تھے۔ مگر ایک لمبے تجربہ کے بعد بھی لاہور کی جماعت اسے چھوڑ نہیں سکتی۔ ہماری جماعت میں سے اگر کوئی شخص واقف ہو۔ اور وہ جانتا ہو۔ کہ لاہور میں لاؤڈ سپیکر فلاں جگہ سے کرایہ پر مل سکتا ہے۔ تو وہ مجھے اطلاع دیدے کیونکہ پرسوں اگر تقریر ہوئی۔ تو پھر لاؤڈ سپیکر کی ضرورت ہوگی۔ مگر میں ابھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پرسوں میری تقریر ہے بھی یا نہیں۔ کیونکہ ابھی تک جماعت لاہور کی طرف سے مجھے اطلاع نہیں ملی۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اگر کوئی شخص ایسے ہوں۔ جو

کام کرنے کا جذبہ

اپنے اندر رکھتے ہوں۔ تو وہ اپنے نام لکھوا دیں تاکہ جلسہ گاہ کا انتظام ٹھیک طور پر کیا جا سکے پچھلی دفعہ ہال کا اتنا برا حال تھا کہ عورتیں جو بلائی گئی تھیں۔ وہ وہاں کے گرد و غبار سے سخت پریشان ہوئیں۔ کیونکہ کرسیوں پر مہینوں سے جو گرد پڑا ہوا تھا۔ اُس کو بھی اُس روز جھاڑا نہیں گیا۔ ہمارے ملک میں یہ مرض ہے۔ کہ عورتیں اگر ماتم کی مجلس میں بھی جائیں۔ تو وہ نئے کپڑے پہن کر جاتی ہیں۔ غیر احمدی عورتیں جو اس جلسہ میں آئی ہوئی تھیں۔ اور جنہوں نے ساڑھیاں وغیرہ پہن رکھی تھیں جب وہ اٹھیں۔ تو اُن کی ساڑھیاں گرد و غبار سے اٹی ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے اُسے بہت بڑا منایا۔ پس جن اشخاص کے دل میں جذبۂ خدمت ہو۔ تو وہ اپنا نام لکھوا دیں۔ تاکہ ہم ان کے سپرد یہ ڈیوٹی کر دیں کہ جلسہ کے وقت سے پہلے وہ کرسیوں کو گرد و غبار سے جھاڑ کر صاف کر دیں۔ اس کے بعد میں

یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں

کہ مشتاق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی اگر یہاں ہوں تو جمعہ کی نماز کے بعد جس کے ساتھ عصر کی نماز بھی میں پڑھاؤنگا۔ مجھے مل لیں۔ مشتاق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی قادیان والے میر قاسم علی صاحب مرحوم کے بچے۔ مجھے ان سے ضروری کام ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کو

تحریک جدید

کی طرف پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تحریک جدید کے چندہ کا اعلان میں پچھلے جمعہ میں کر چکا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس وقت تک اس میں شامل ہونیکی توفیق بھی مل چکی ہے۔ لیکن بہت سی جماعت ایسی ہے۔ جس کو ابھی توفیق نہیں ملی۔ اِسلئے نہیں۔ کہ وہ سُست ہے۔ بلکہ اِسلئے کہ جماعتیں اپنی

اکٹھی فہرست

مرتب کر کے بھجوایا کرتی ہیں۔ میں پھر جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ سابق میں قاعدہ رہا ہے۔ اِس چندہ کی تحریک کا آخری وقت سات فروری ہوگا۔ سات فروری تک جو وعدے آئینگے۔ وہ وقت کے اندر سمجھے جائینگے۔ مگر چونکہ گذشتہ ایام میں پنجاب پر بڑی بھاری آفت اور مصیبت آئی ہے۔ اور ڈاک کا انتظام نہایت ردّی اور خراب ہے۔ اِسلئے مغربی پنجاب۔ سندھ اور نارتھ ویسٹرن فرنٹیر پراونس کے علاقہ کی میعاد سات اپریل ہوگی۔ جو ہندوستان سے باہر کے ممالک ہیں۔ اُن کی میعاد یکم جون تک ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست جلد سے جلد اپنے

وعدوں کی فہرست

مکمل کر کے بھجوانے کی کوشش کرینگے۔

اِس وقت تک سب سے زیادہ جوش قادیان کے مہاجرین نے ہی دکھایا ہے۔ چنانچہ جتنی موعودہ رقم آئی ہے۔ اُس کا نوّے فیصدی قادیان کے وعدوں پر ہی مشتمل ہے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے یا میری یاد کام دیتی ہے۔ لاہور کی جماعت کا غالباً اِس وقت تک ایک سوا کوئی وعدہ نہیں آیا۔ وہ وعدہ اختر صاحب کا ہے انہوں نے اسی دن اپنا وعدہ لکھ کر مجھے دے دیا تھا۔ اُن کے علاوہ

لاہور کی جماعت

میں سے اور کسی نے ابتک وعدہ نہیں کیا۔ میں لاہور کی جماعت کو بوجہ اِسکے کہ مجھے بچپن سے اِس جگہ رہنے کا بہت موقع ملا ہے۔ بار بار ہوشیار کرنے پر مجبور ہوں۔ میری پہلی شادی بھی لاہور میں ہی ہوئی تھی۔ اور بیوی کا وطن مرد کا اپنا وطن ہی ہوتا ہے۔ اِسلئے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیالکوٹ کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے۔ میں بھی لاہور کو اپنا دوسرا وطن ہی سمجھتا ہوں۔ مگر مجھے کچھ عرصہ سے نہایت ہی

تلخ تجربہ

ہوا ہے۔ کہ یہاں کی جماعت نہ معلوم کس وجہ سے سُست ہو گئی ہے۔ یہ جماعت کسی وقت نہایت ہی بیدار اور ہوشیار ہوا کرتی تھی۔ مگر اب اس جماعت پر مُردنی چھائی ہوئی ہے۔ اور اتنے بڑے ابتلاء اور مصائب کے بعد بھی اِس جماعت میں بیداری پیدا نہیں ہوئی۔

قادیان کی حفاظت

کے معاملہ میں اس جماعت نے سو فیصدی بزدلی دکھائی۔ چھپن آدمی جماعت نے پیش کئے۔ مگر اُن چھپن میں سے ایک آدمی بھی قادیان جانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ پھر چندے کا سوال آیا۔ تو چندہ کی فہرست بھی ابھی تک مجھے نہیں دی گئی۔ ہر آٹھویں دسویں دن کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ایک دو دن میں تیار کر کے پیش کر دی جائے گی۔

(اس خطبہ کو نو دن ہو گئے ہیں۔ مگر ابتک بھی وہ لسٹ پیش نہیں ہوئی) تبلیغ کے متعلق جو تحریک تھی۔ کہ ہر احمدی پندرہ پندرہ دن تبلیغ کیلئے وقف کرے۔ اُس کے متعلق یہاں کے مبلغ کی رپورٹ ہے۔ کہ ڈیڑھ مہینہ کی جدوجہد کے بعد صرف تین چار حلقوں کی طرف سے جواب آیا ہے۔ مگر وہ جواب انہی الفاظ میں ہے۔ کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑتے پھرو ہم میں تبلیغ کی توفیق نہیں۔ ایک آدمی کا نام بھی اِس

تبلیغ کی تحریک

میں پیش نہیں ہوا۔ حالانکہ یہی جماعت کسی وقت بڑے اخلاص کا نمونہ رکھتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اِسکی ذمہ واری افسروں پر ہے۔ خود افسروں کے اندر بزدلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور افسروں کی خرابی کی ذمہ واری جماعت پر ہے۔ کسی اور پر نہیں۔ اگر تم میں سچا ایمان اور اخلاص ہے۔ تو تم اُٹھا کر پھینک دو۔ اِن امیروں۔ اور پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو اور اِن کی بجائے ان کو منتخب کرو۔ جو تم میں نیک تغیر اور اخلاص پیدا کر سکتے ہوں۔ میرے نزدیک افسر ذمہ وار ہیں۔ اِس بات کے کہ جماعت مُردہ ہو گئی اور جماعت ذمہ وار ہے۔ اِس امر کی۔ کہ افسر مُردہ ہو گئے

مذہبی جماعتوں میں

ایم۔ اے یا بی۔ اے یا وکیلوں اور بیرسٹروں کی کوئی شرط نہیں۔ تم اُنہیں چھوڑو۔ اور ایک مخلص مزدور کو ہی اپنا امیر یا سیکرٹری بنا لو۔ جس کے اندر ایمان ہے وہی تمہارا امام ہے۔ اور اگر افسروں کی غلطی نہیں تمہاری ہے تو پھر افسر ذمہ وار ہیں اس بات کے کہ وہ کیوں جماعت کے گندے اور ناپاک حصّہ کو کاٹ کر اُسے درست کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ منافقوں کی پناہ بننے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ وہ منافقوں کو اپنی ڈھال کے پیچھے کیوں چھپاتے ہیں۔ جو ہمارا نہیں وہ ہمارا نہیں رہنا چاہیئے۔ جو شخص دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ایک دن کے لئے بھی اس جماعت کو بدنام کرنے کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔ بہرحال

دونوں صورتیں

خطرناک ہیں۔ اگر ائمہ بگڑے ہیں۔ اور اس وجہ سے جماعت بھی بگڑ گئی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ تم ایسے ائمہ کو کیوں نکال نہیں دیتے۔ اور کیوں اُن کو اپنا امیر اور پریذیڈنٹ اور سیکرٹری بنائے پھرتے ہو۔ بگڑے ہوئے امام اور بگڑے ہوئے سیکرٹری کی اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی

اُس مری ہوئی مکھی کی ہوتی ہے۔ جو دودھ میں پڑی ہوئی ہو۔ کبھی مری ہوئی مکھی کو نکال کر پھینکنے میں تم درد محسوس کرتے ہو۔ اِسی طرح بگڑی ہوئی جماعت کی بھی اتنی حیثیت نہیں۔ جتنی ایک مری ہوئی مکھی کی ہوتی ہے۔ اگر امیر اور پریذیڈنٹ دودھ یا چائے میں پڑی ہوئی مُردہ مکھی کو نکال کر پھینکنے میں کوئی درد محسوس نہیں کرتے۔ تو

بگڑی ہوئی جماعت

کو الگ کرنے میں اُنہیں کیوں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت کی اصلاح کی اہمیت افسروں کے مدّنظر نہیں۔ صرف جماعت کی تعداد کی اہمیت اُن کے مدّنظر ہے۔ جماعت سمجھتی ہے۔ کہ اگر اُن کا ڈگری یافتہ امام ہوگا۔ تب وُہ معزز ہوگی۔ حالانکہ یہ نہایت ہی حقیر اور ذلیل خیال ہے۔ اور اُمراء اور سیکرٹری یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ جماعت کے افراد کی جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی ان کی عزّت ہوگی۔ یہ بھی نہایت ذلیل اور گرا ہوا خیال ہے۔ اگر لاہور کی جماعت بجائے چھ یا پانچ یا چار ہزار ہونے کے صرف

چالیس افراد

پر مشتمل ہو۔ جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ مگر وُہ مخلصین کی جماعت ہو۔ تو وُہ ہزار چاند لگا دیگی۔ جماعت کے ماتھے پر اور اگر جماعت کے امیر اور سیکرٹری بجائے بیرسٹر اور وکیل اور ایم۔ اے اور بی۔ اے ہونے کے ایسے افراد ہوں۔ جو خواہ دیا سلائی بیچکر گذارہ کرتے ہوں۔ یا رسیاں بٹ کر گذارہ کرتے ہوں۔ مگر وُہ مخلص اور کام کرنیوالے وجود ہوں۔ تو وُہ جماعت کے ماتھے پر ہزار چاند لگا دینگے۔ پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ دونوں میں سے کس کا قصور ہے یا ممکن ہے۔ دونوں کا ہی قصور ہو۔ بہر حال ذہنیت گندی ہے۔ افسر سمجھتے ہیں کہ جماعت کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی۔ اتنی ہی اُن کی عزّت ہوگی۔ اور جماعت سمجھتی ہے۔ کہ اگر افسر بڑی بڑی ڈگریوں والے ہونگے۔ تب اُس کی عزّت ہوگی یہ

دونوں نظریے

نہایت گندے ناپاک اور ذلیل ہیں نہ جماعت کی تعداد کوئی اہمیت رکھتی ہے۔ اور نہ افسروں کا ڈگری یافتہ ہونا کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ڈگریوں کے ساتھ ہی جماعت کو عزّت ملتی ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے پاس کونسی ڈگریاں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے پاس کونسی ڈگریاں تھیں۔ یا اب جو تمہاری جماعت کا امام ہے۔ اُس کے پاس کون سی ڈگریاں ہیں۔ تب تو تم پہلے سے ہی ایک ذلیل جماعت ہو۔ لاہور کا امیر یا سیکرٹری تم کو کیا عزّت دے سکتے ہیں۔ جب تمہارا امام بھی تمہارے نقطہ نگاہ سے (نعوذ باللہ) ایک ذلیل انسان ہے۔ کیونکہ ڈگریاں اُس کے پاس نہیں اور اگر جماعت کی تعداد ہی عزّت کا موجب ہوتی ہے تب بھی تم ذلیل وجود ہو۔ کیونکہ دُنیا کی اور اقوام کے مقابلہ میں تمہاری کونسی تعداد ہے۔ اور اگر

تھوڑی سی تعداد

کی وجہ سے تمہیں دُنیا میں کوئی ذلت نہیں پہنچ سکی۔ تو لاہور میں اگر تمہاری تھوڑی سی تعداد ہوگی۔ تو تمہیں کون سی ذلت پہنچ جائے گی۔ پس کاٹ دو جماعت کے ناکارہ طبقہ کو اور اس کے متعلق ہمارے پاس رپورٹ کرو۔ تاکہ انہیں الگ کر دیا جائے۔ اخلاص اور صرف اخلاص ہی آج کام آسکتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح آج دُنیا میں مخلص ارواح کو تلاش کر رہی ہے اور یہی مخلص ارواح کا جتھہ ہے۔ جو اسلام کو پھر اُس کے اصل اور باعزّت مقام پر کھڑا کر سکتا ہے۔ انسانوں کی تعداد کے لحاظ سے آج بھی مسلمان چالیس کروڑ ہیں۔ اور دُنیا کی کوئی قوم تعداد میں اُن کے برابر نہیں۔ مگر تعداد نے مسلمانوں کو

مصائب اور آلام

سے نہیں بچایا۔ اسلام کو قربانی اور اخلاص اور روحانیت ہی بچا سکتے ہیں۔ اِس کے لئے جدوجہد کرو۔ اپنے لئے بھی اور اپنے حکّام کے لئے بھی۔ خود بھی چاہو کہ خُدا تم کو اخلاص اور روحانیت کے مقام پر کھڑا کرے۔ اور اپنے امیروں پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کے متعلق بھی چاہو۔ کہ خدا تعالےٰ اُن کو بھی اخلاص اور روحانیت کے مقام پر کھڑا کرے۔ وُہ ذرا سی کمزوری کو بھی موت سمجھیں۔ نہ یہ کہ باتیں بنائیں۔ اور ہنس کر آگے چل پڑیں۔ یہ دِن کام کے دِن ہیں۔ یہ دِن قربانی کے دِن ہیں۔ سارے ہی دِن کام کے دن ہوتے ہیں۔ اور سارے ہی دِن قُربانی کے دِن ہوتے ہیں۔ مگر کوئی دِن زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ اور کوئی دِن کم اہم ہوتے ہیں۔ اسی طرح سارے ہی دِن دین کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے کے ہوتے ہیں۔ مگر کوئی دِن ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر انسان ذرا بھی غفلت کرے۔ تو

خدا اُسکی پروا نہیں کرتا

بلکہ اُسے مٹا دیتا ہے۔ کچھ دنوں میں خدا چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔ مگر کچھ دِن ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں وُہ چشم پوشی سے کام نہیں لیتا۔ یہ وُہ دِن ہیں۔ جب اسلام کو اُن مسلمانوں کی ضرورت ہے جو قُربانی کے بکرے بننے کے لئے تیار ہوں۔ آج وہی شخص اسلام کیلئے عزّت کا موجب ہو سکتا ہے۔ آج وہی شخص خدا تعالےٰ کے حضور عزّت حاصل کر سکتا ہے۔ جو قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو اور سمجھتا ہو۔ کہ میں ہر وقت قربانی دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ صرف آواز آنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اُسے یہ رنج ہو۔ یہ الم ہو۔ یہ دُکھ اور یہ درد ہو۔ کہ کیوں مجھے ابتک قربانی کے لئے نہیں بُلایا گیا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ صحابہؓ سے موت کی قسم لی تھی۔ جسے بیعتِ رضوان اور بیعتِ موت اور بیعتِ شجرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وُہ بیعت ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس موقعہ پر لی۔ جس کے بعد صلح حدیبیہ کا واقعہ ہُوا۔ آپ عمرہ کرنے کے لئے کچھ ساتھیوں سمیت مکّہ گئے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے۔ تو چونکہ کفار کو آپکی آمد کا علم ہو گیا وُہ ایک بڑا لشکر لیکر آپ کو روکنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی بھجوانا چاہا۔ تاکہ وُہ

کُفّار کے عمائد

سے گفتگو کرے۔ اور اُن سے کہے۔ کہ ہم تو صرف عمرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لڑنے اور فساد کرنے کے لئے نہیں آئے۔ پھر کیوں ہم سے جنگ کی جاتی ہے۔ جب آپ نے اِس بارہ میں صحابہؓ سے مشورہ لیا۔ تو سب نے مشورہ دیا۔ کہ اِس گفتگو کے لئے حضرت عثمانؓ کو بھجوایا جائے کیونکہ اُن کے رشتہ دار اُس وقت برسرِ حکومت تھے آپ نے اس مشورہ کے مطابق حضرت عثمانؓ کو بھجوا دیا۔ جب

حضرت عثمانؓ

مکّہ پہنچے۔ تو چونکہ اُنکے رشتہ دار بھی اور دوست بھی اور عزیز بھی سب وہیں تھے۔ آپ نے باتیں کیں۔ تو باتیں لمبی ہو گئیں۔ اور بحث مباحثہ طول پکڑ گیا اُنہوں نے کہا۔ کہ ہم اِس دفعہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو عمرہ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہاں آئندہ سال اگر وُہ آئیں۔ تو انہیں اجازت دیدی جائے گی۔ آپ ہماری طرف سے محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سے کہیں کہ اِس دفعہ وُہ واپس چلے جائیں۔ پھر اُنہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا۔ کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں۔ آپ بیشک عمرہ کر لیں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ جب تک میرے آقا کو عمرہ کی اجازت نہیں ملے گی۔ میں بھی عمرہ نہیں کرونگا۔ بہر حال

لمبی گفتگو

کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو واپس آنے میں دیر ہو گئی۔ اور کُفّار کے لشکر میں سے کسی شخص نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ عثمانؓ شہید کر دئے گئے ہیں۔ جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ افواہ پہنچی۔ تو آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ جو مسلمان جو آج میرے ہاتھ پر

موت کی بیعت

کرنا چاہتے ہوں۔ وُہ جمع ہو جائیں۔ اِس آواز کا بلند ہونا تھا۔ کہ صحابہؓ دیوانوں کی طرح آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور فرمایا۔ کہ کہا گیا ہے کہ عثمانؓ شہید کر دئے گئے ہیں۔ ادنےٰ سے ادنےٰ اقوام میں بھی سفیر کی عزّت کیجاتی ہے۔ اور اُسے مارا نہیں جاتا۔ اگر یہ خبر درست ہے۔ تو میں تم سے قسم لینا چاہتا ہوں۔ کہ آج ہم مکّہ پر حملہ کرینگے۔ اور یا تو سارے کے سارے مارے جائینگے۔ اور یا مکّہ کو فتح کر کے واپس لوٹینگے۔ آپ نے فرمایا۔ وہی شخص آج بیعت کرے۔ جو اپنے دِل میں یہ عزم رکھتا ہو۔ کہ یا تو وُہ فتح حاصل کرے گا۔ یا اِسی

میدان میں مارا جائیگا

اُس وقت صحابہؓ بھاگے نہیں۔ صحابہؓ ڈرے نہیں۔ صحابہؓ کے رنگ زرد نہیں ہوئے۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ خُدا کی قسم ہماری تلواریں میانوں سے باہر نکل رہی تھیں۔ تاکہ وُہ شخص جو ہم سے پہلے بیعت کرنا چاہتا ہو۔ اُس کی گردن کاٹ دیں۔ اُنہوں نے یہ نہیں کیا۔ کہ وُہ موت کو دیکھ کر بھاگنے لگ گئے ہوں۔ بلکہ اُنہوں نے کہا۔ کہ کسی اور کا کیا حق ہے۔ کہ وُہ ہم سے آگے مرنے کیلئے جائے

عبداللہ بن عمرؓ

نے جب کسی کے سامنے یہ بات بیان کی۔ تو اُس نے پوچھا۔ کہ آپ تو پہلے بیعت کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک آہ بھری۔ اور کہا۔ خُدا کی قسم میں سب سے پہلے بیعت کرنے والوں میں سے ہوتا۔ مگر میرے والد اُس وقت دُور بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے خیال پیدا ہُوا۔ کہ میرا اپنے باپ سے پہلے بیعت کر لینا۔ اور اپنے باپ کو یہ موقع نہ دینا باپ سے بے انصافی ہو گی۔ میں دوڑ کر اپنے باپ حضرت عمرؓ کو بُلانے چلا گیا۔ اور اِسلئے سب سے پہلے بیعت کرنے والوں سے پیچھے رہ گیا۔ تو دیکھو

سچا مومن

موت کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور وُہ موت جو اسلام کی راہ میں اُسے پیش آنے والی ہوتی ہے۔ اُس میں وُہ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بھاگنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وُہ شخص جو اِس موت کو موت سمجھتا ہے وُہ شخص جو اِس موت سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کا نام خُدا تعالےٰ کے دفتر سے ہمیشہ کے لئے کاٹا جاتا ہے۔

ضروری اعلان برائے مبلغین دیہات

جُملہ مبلغین دیہات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ دفتر انچارج بیعت رتن باغ باقاعدہ طور پر کھل چکا ہے۔ اسلئے حسب طریق سابق وُہ اپنے کام کی رپورٹ آئندہ انچارج صاحب بیعت کی خدمت میں بھجوایا کریں۔ اور تبلیغی امور کے بارہ میں ہدایات بھی اسی دفتر سے حاصل کریں۔ البتہ حسابات کے بارہ میں دفتر دعوت تبلیغ سے انکا تعلق ہوگا (ناظر دعوت تبلیغ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور —— ۱۶ دسمبر ۱۹۴۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں ہوگا

بیرونجات کے احباب اور مستورات کیلئے ضروری ہدایات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کچھ دنوں سے سردی کی وجہ سے مجھے

جگر کی خرابی

کی شکایت ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے میں آج کل باہر نمازوں میں نہیں آسکتا۔ اور طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ آج میں نے جلاب لیا ہوا تھا۔ اس وجہ سے آنے میں دیر ہو گئی۔ اس لئے میں نہایت اختصار کے ساتھ چند باتیں کہہ کر خطبہ کو ختم کر دوں گا۔

کل شام سے میرے دل پر اس بات کا اثر ہے۔ کہ کوئی چیز مجھے اس پہلی رائے کو بدلنے پر مجبور کر رہی ہے۔ جو اس سے پہلے میں قائم کر چکا تھا۔ اور جس کی بناء پر میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس سال دسمبر میں

جلسہ سالانہ

ملتوی کر دیا جائے۔ کل سے متواتر میرے اندر سے یہ آواز اٹھ رہی ہے۔ کہ خواہ جلسہ سالانہ کتنا ہی مختصر کیا جائے۔ مگر ہونا ضرور چاہیئے۔ اس لئے میں یہ

اعلان کرتا ہوں

کہ انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوگا۔ اور بعض شرائط کے ماتحت لاہور میں ہی ہوگا۔ ۲۶-۲۷-۲۸ میں سے ۲۶ کو ہم پھر ایک مجلس شوریٰ منعقد کریں گے جس میں صرف مجلس شوریٰ کے ممبر شامل ہوں گے۔ اور ۲۷-۲۸ دو دن

جلسہ سالانہ

جیسا کہ ہوا کرتا تھا ہوگا۔ لیکن چونکہ نہ لاہور میں ہمارے پاس مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جگہ ہے۔ نہ یہاں کے راشن سسٹم کے ماتحت ہم مہمانوں کی خوراک کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس وقت سلسلہ کی مالی حالت ایسی ہے۔ کہ اس کی بناء پر کوئی بڑے پیمانہ پر جلسہ کیا جاسکے۔ اس لئے یہ جلسہ

بعض شرائط کے ماتحت

ہی منعقد ہوگا۔

جیسا کہ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ ابھی تک ہماری جماعت کے چندوں کا نظام درست نہیں ہوا بلکہ ابھی تک جاری آمد۔ آمد سے بھی کم ہے۔ یعنی قریباً ۱/۲ حصہ آمد کا ہے۔ حالانکہ حالات کے بدلنے کی وجہ سے اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اسلئے

ایک شرط

تو یہ ہوگی۔ کہ اس جلسہ پر عورتوں کے لئے کلی طور پر ہدایت ہوگی۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ اس کی تین وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ عورتوں کے ٹھہرانے کے لئے جگہ کا انتظام ہمارے لئے بالکل ناممکن ہے۔ دوسرے سفر کی دقتیں بہت سی ہیں۔ عورتیں آئیں تو ان کے بچوں کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ اُن کے لئے ناقابل برداشت تکلیف ہو جائے گی تیسرے عورتوں کے لئے الگ جلسہ کا انتظام بھی مشکل ہے۔ پس ایک شرط تو یہ ہے۔ کہ اس جلسہ پر عورتوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ سوائے اُن کے جن کے رشتہ داروں نے اپنے طور پر یہاں رہائش اور خوراک وغیرہ کا کوئی انتظام کیا ہو۔ مثلاً ان کے رشتہ دار یہاں موجود ہوں یا دوست ہوں جنہوں نے اُن سے وعدہ کر لیا ہو۔ کہ وہ اپنے گھروں میں اُن کو ٹھہرا سکیں گے۔ بہرحال جلسہ کی طرف سے اُن کے لئے کوئی انتظام نہیں ہوگا۔

دوسری شرط

یہ ہے۔ کہ اس جلسہ پر صرف دو ہزار مہمانوں کا انتظام کیا جائے۔ ان دو ہزار مہمانوں میں مجلس شوریٰ کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ ہر ضلع کا کوٹا مقرر کر دیا جائیگا کہ فلاں فلاں ضلع سے اتنے اتنے آدمیوں کے آنے کی اجازت ہے۔ اور اتنے ہی آدمیوں کی رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ زائد آنیوالوں کے لئے سلسلہ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں ہوگا۔ اگر کوئی آئیگا تو اسے اپنی رہائش اور خوراک کا اپنے طور پر انتظام کرنا ہوگا۔ لیکن ان دو ہزار مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام بھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کچھ مسجد میں ٹھہر جائیں گے۔ اور کچھ مکانات جو جماعت نے دفتر کی انتظامات کے لئے لئے ہوئے ہیں۔ ان میں ٹھہر سکیں گے لیکن اُن کی تعداد چھ سات سو سے زیادہ نہیں ہو سکتی بہر حال دو ہزار آدمیوں کا ٹھہرانا بھی ہمارے لئے مشکل ہوگا۔ سو اسے اس کے کہ جس طرح قادیان کے لوگ جلسہ سالانہ پر اپنے مکانات پیش کیا کرتے تھے۔ اسی طرح

لاہور کی جماعت کے دوست

بھی اپنے مکانات پیش کریں۔ اور بتائیں کہ کس کس کے مکان میں کتنے آدمی ٹھہر سکتے ہیں۔ پانچویں صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ خیمے لگوا دیئے جائیں۔ اور اُن میں مہمان ٹھہرائے جائیں۔ جس طرح قادیان کے انخلاء کے موقع پر یہاں قناتیں لگا دی گئی تھیں۔ سو وہ تو اب سردی کی وجہ سے کافی نہیں ہو سکتیں۔ مگر انہیں میدانوں میں خیمے لگا کر جگہ نکالی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے چار پانچ سو کی جگہ نکل آئے۔ تین چار سو مسجد میں ٹھہر جائیں گے۔ تین چار سو مختلف کوٹھیوں میں ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے جماعت کے دوستوں کی امداد سے دو سو یا ہزار مہمانوں کے لئے اُن کے

مکانات میں جگہ

نکل آئے۔ لیکن اس صورت میں یہ بھی انتظام ضروری ہوگا۔ کہ چونکہ لاہور شہر بہت بڑا ہے۔ اور لوگ دور دور رہتے ہیں۔ کھانا کھانے کے لئے وہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکیں گے۔ اسلئے جو لوگ گھروں میں ٹھہریں سلسلہ کی طرف سے حساب لگا کر ان کیلئے ایک رقم مقرر کر دی جائے۔ اور اُن دوستوں کو جن کے ہاں مہمان ہوں۔ فی خوراک کے حساب سے اتنی رقم دیدی جائے تاکہ وہ اپنے اپنے گھروں میں مہمانوں کو کھانا کھلا سکیں آخر ہوٹلیں بھی لوگوں کے گھروں میں آتی ہیں۔ اور لوگ چالیس چالیس پچاس پچاس آدمیوں کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر آٹھ آٹھ دس دس مہمانوں کا

گھروں میں انتظام

ہو جائے۔ تو ان کا کھانا بھی تین چار دن گھر کی مستورات محنت اور تکلیف اٹھا کر خود تیار کر لیں۔ سلسلہ کی طرف سے ایک مقررہ رقم مہمانوں کے لئے اُن کو دے دی جائیگی اس طرح مہمانوں کو کھانا کھانے کے لئے دو دو تین تین میل کا چکر کاٹ کر آنے جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

قادیان کے رہنے والے

دوست جلسہ کو دیکھیں گے۔ تاکہ قدیم سے جو ہمارا طریق چلا آرہا ہے۔ اس میں کوئی رخنہ نہ پڑے۔ اصل جلسہ تو وہی ہوگا جو قادیان میں ہوگا۔ ہمارا جلسہ صرف ایک ظلی جلسہ ہوگا۔ جو اس کی تائید کے لئے اور اس

احتجاج کے لئے

منعقد کیا جائیگا۔ کہ ایک پُرامن اور حکومت کی ہمیشہ وفادار رہنے والی جماعت کو اپنے مقدس مقام سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسلئے وہ اپنے مقدس مقام سے باہر جلسہ کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ میں

امید کرتا ہوں

کہ یہاں کے جن دوستوں کو مکانات دینے کی توفیق ہے وہ جلد سے جلد اپنے نام لکھوا دیں گے۔ نام نظارت اعلیٰ یا نظارت ضیافت میں لکھوائے جائیں۔ اور بتایا جائے کہ وہ کتنے آدمیوں کو ٹھہرا سکیں گے۔ اور کتنی گنجائش اپنے مکانوں میں نکال سکیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی اور تجویز کسی دوست کے ذہن میں آئے تو وہ بھی بتا دیں مثلاً اگر ہمیں کوئی ایسا مکان مل سکے۔ جس میں سو ڈیڑھ سو آدمی اکٹھے رہ سکیں۔ اور کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ بھی ہمیں اطلاع دیدیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد جلسہ کا پروگرام تیار کرے۔ اور بیرونجات کی جماعتوں کو

تاروں کے ذریعے

جلسہ کی اطلاع دیدے مغربی پاکستان کے لوگوں کو تو خطوں کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا سکتی ہے مگر مشرقی پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں مثلاً حیدرآباد، بمبئی، مدراس، بنگلور، لکھنؤ اور کلکتہ وغیرہ کو تاریں دی جائیں۔ پھر وہ اپنے طور پر اور دوستوں کو اطلاع دے سکتے ہیں بہرحال آج ہی ضلع وار مہمانوں کی تقسیم کر کے مجھ سے منظوری لے لی جائے یعنی اس امر کی منظوری کہ مختلف جماعتوں کو کتنے کتنے آدمی بھجوانے کی اجازت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں دوست محنت کر کے آج شام تک اس کام کو مکمل کر لیں گے۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں جماعتوں کی لسٹیں موجود ہیں اور چندہ کی بناء پر ان کے افراد کی لسٹیں بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ ناظر دعوۃ، ناظر ضیافت اور ناظر اعلیٰ تینوں مل کر آج شام تک یہ کام کر سکتے ہیں۔ اور کل تاریں دی جا سکتی ہیں

جلسہ کے مقام کے متعلق

بھی فیصلہ کر لیا جائے کہ کہاں کیا جائے۔ میرے نزدیک یہاں مختلف کوٹھیوں کے ساتھ اتنے بڑے بڑے میدان ہیں۔ کہ باہر کے دو ہزار اور یہاں کے ڈیڑھ دو ہزار یعنی چار پانچ ہزار افراد کے بیٹھنے کی جگہ ان میں بڑی آسانی سے نکل سکتی ہے۔ لیکن اگر ان میدانوں میں جلسہ

تحصیل چونیاں میں پانی کی قلت

خاکسار نے تحصیل چونیاں ضلع لاہور کا دورہ کیا۔ مگر یہاں کے حالات مہاجرین سے بھی زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ یہاں کی زمین کا دارومدار نہری پانی پر تھا۔ مگر پانی نہ آنے کی وجہ سے زمینیں بالکل خالی پڑی ہیں۔ لوگ اُٹھ اُٹھ کر دوسری جگہوں پر جا رہے ہیں۔ اگر یہی حال رہا۔ تو تحصیل چونیاں خالی ہو جائیگی جس کا بار دوسری تحصیلوں پر پڑے گا۔ یہ پاکستان کو کمزور کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ تحصیل چونیاں میں پانی چلانے کا جلد از جلد انتظام فرمایا جائے۔ چارہ نہ ہونے کی وجہ سے جانور بھی مر رہے ہیں۔ (ملک فخر الدین علی پور تحصیل چونیاں)

اعلان ضروری

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہٗ کی طرف سے "نقصان جائداد کی رجسٹریشن" کے بارہ میں اعلان اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں احباب کی طرف سے دفتر نظارت امور عامہ لاہور سے فارموں کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت امور عامہ کی طرف سے تمام جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو ایک چھٹی اور نمونے کا فارم بھجوا دیا گیا ہے۔ اور ایسے فارم ہر ضلع میں گورنمنٹ کی طرف سے مل سکتے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بجائے اس کے کہ فارم مطبوعہ یہاں سے منگوائیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً اپنے ضلع سے یہ فارم حاصل کر کے اس کی خانہ پُری کر کے ضلع میں رجسٹر کرائیں۔ امراء اور پریزیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ مطبوعہ فارم جماعت کی تعداد کے مطابق حاصل کرنے کا انتظام کر لیں۔ (ناظر امور عامہ)

"میں جماعت کے مخلصین سے اُمید رکھتا ہوں"

کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضاء اور اس کے دین کی خدمت کے لئے ہر بوجھ کو خوشی سے برداشت کریں گے۔ اور اپنے ثبات اور استقلال کو قائم رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ اور ہمارے فرائض اتنے نازک ہیں۔ کہ ہماری ذرا سی غفلت اور ذرا سی کوتاہی بھی بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔ بہرحال میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں ہی کیوں پیش نہ ہو۔"

مخلصین جماعت کو نہ صرف تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال میں اور دفتر دوم کے سال چہارم میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ سے وعدہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ نئے احباب کو بھی جو اب تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ اور اب اپنے لئے آمدنی پیدا کر رہے ہیں۔ انہیں بھی دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل کرنا چاہیئے نیز ان احباب کا شامل کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ جو ہندوستان یا مشرقی پنجاب سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے آنے والے احباب کے بارے میں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے فارم میں جو خانہ سابقہ پتہ کا رکھا ہوا ہے۔ اُسے ضرور پُر کیا جائے کیونکہ بغیر اس کے دفتر وکیل المال اپنے رجسٹروں میں صحیح اندراج نہ کر سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس خانہ کی تکمیل کی جائے۔ علاوہ ازیں ابھی تک ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے آنے والے احباب کو اپنی جماعت میں شامل کرنے کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ حالانکہ وہ بھی ان کی جماعت کا حصہ ہیں۔ پس عہدیداران اُن کو بھی شامل کرنے کی طرف پوری توجہ فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

محمد عبد اللہ صاحب پرویز کلرک ناظر اعلیٰ کہاں ہیں

محمد عبد اللہ صاحب پرویز کلرک ناظر اعلیٰ کئی دنوں سے دفتر سے غیر حاضر ہیں اور نہ ان کی طرف سے کوئی درخواست موصول ہوئی ہے۔ ان کے ذمہ دفتر کی بعض رقوم کا حساب ہے۔ اس لئے وہ فوراً دفتر میں حاضر ہو جائیں ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ (ناظر اعلیٰ جودھامل بلڈنگ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

(۱) مرزا مہتاب بیگ صاحب درزی خانہ قادیان والے (۲) حکیم اللہ یار خان صاحب سابق کلرک نظارت امور عامہ فوراً اپنے موجودہ پتہ سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

تقسیم فلسطین کا ردِّ عمل

یروشلم ۱۴ دسمبر۔ کل بہت رات گئے مسلح عربوں نے خالص عرب شہر رملہ متصل لدا میں پولیس کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ مارا۔ برطانوی محافظوں سے آدھ گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہی جس میں ایک محافظ زخمی ہؤا۔ عرب حملہ آور تین سو بیس رائفلیں۔ سٹین اور بورین گنیں اور ساٹھ ہزار گولیاں لے گئے۔ آج کی آفیشل اطلاع ہے۔ کہ عربوں نے ایک پولیس ڈپو پر حملہ کیا۔ گارڈ نے ان پر گولیاں برسائیں۔ یہ حملہ دن کے اختتام پر ہؤا۔ اس دن عربوں کے بیس آدمی ہلاک ہوئے۔ یہ ایک دن کی سب سے زیادہ اموات ہیں۔ جو عربوں کی فلسطین کی تقسیم کے بعد ہوئیں۔

آج تک کل اموات ۱۹۰ ہوئی ہیں۔ جن میں ۸۴ یہودی ۹۳ عرب سات برطانوی سیکیورٹی فوج کے پانچ فلسطین کی پولیس کے آدمی ہیں۔ اور ایک ارمنی ہے۔

قاہرہ میں ایک ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے ملون پاشا ایک بدوی لیڈر نے گن ہلا ہلا کر نہایت جوش سے تقریر کی۔ مسجد الاظہر میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد ساٹھ ہزار سے ایک لاکھ آدمیوں نے مظاہرہ کیا۔ اور کانٹی نینٹل ہوٹل کی طرف بڑھے۔ مصر میں اتنا بڑا مظاہرہ شاذ و نادر ہی ہؤا ہو گا۔ ہجوم کئی گروہوں میں بٹا ہوا تھا۔ اور یہودیوں۔ برطانیہ اور امریکہ کے خلاف نعرے لگاتا جا رہا تھا۔

امیر فیصل سعودی عرب کا وزیر خارجہ اور لبنان اور شام کے وزرائے اعظم نے ہجوم کے سامنے تقریریں کیں۔ ہجوم نے ان کا استقبال بڑی گرمجوشی سے کیا۔

قائداعظم ریلیف فنڈ کیلئے مشاعرہ

ملتان ۱۳ دسمبر۔ بہاولپور میں ایک مشاعرہ کیا گیا۔ جس میں ۱۲۰۰ روپے کی آمدنی ہوئی۔ جو قائداعظم ریلیف فنڈ میں دیدی گئی۔ خان بہادر شیخ نور محمد ڈپٹی کمشنر نے صدارت کی۔ مشاعرہ بزم اقبال نے قائم کیا تھا۔

برطانیہ میں جلد سازی کی پرانی صنعت

لنڈن۔ ان دنوں برطانیہ میں بہت کم ایسی فرمیں ہیں جو جلد سازی کے پرانے طریقوں پر چلتی ہیں لیکن لندن میں اب بھی سیسرز سنگورسکی اینڈ سٹ کلف میں پرانے وقتوں کی طرح جلد سازی ہوتی ہے۔ کتابوں کے شیدائی آج بھی دستی جلد بندی کو مشینی جلد بندی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس فرم کی دستی جلد سازی کا ساٹھ فی صدی حاصل دوسرے ملکوں کو جاتا ہے۔ جلد سازی کے لئے کتاب کو ۴۰ مختلف مرحلوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ایسی مشین ایجاد نہیں ہو سکی جو دستی جلد سازی کے آرٹ کا مقابلہ کر سکے۔ یہ فرم تیسری مرتبہ ایک فرمائش کی تعمیل میں مصروف ہے اس مرتبہ یہ فرم رباعیات عمر خیام کے ایک نسخے کی جلد بندی کر رہی ہے۔ جو دس سال میں ختم ہوگی۔ (ب اس)

لارڈ بالڈون چل بسے

ستور پورٹ (ڈوداشٹ شائر) دسمبر ۱۴:۔ لارڈ بالڈون گذشتہ رات اپنے مکان میں سوتے ہوئے فوت ہو گئے آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ نے بادشاہ ہوڈ ورڈ ہشتم کی معاملہ علیحدگی میں نمایاں حصہ لیا

شیخ عبداللہ اور گوپال سوامی آئینگر جموں میں

جموں ۱۴ دسمبر۔ شیخ عبداللہ کل سرینگر سے مہاراجہ کو ملنے کے لئے جموں پہنچے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کی ملاقات عارضی منسٹری کی تشکیل کے سلسلہ میں ہے۔ بعد دوپہر اس نے مہاراجہ سے ملاقات کی۔ سلسلہ گفتگو جاری رہے گا۔

آج گوپال سوامی آئینگر ہندوستان کے وزیر بے محکمہ بھی جموں آئے اور مہاراجہ و شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔

آپ اپنے روپیہ سے کشمیر کے لاکھوں مظلوموں کی جانیں بچا سکتے ہیں

کراچی ۱۵ دسمبر آج شام شہدائے کشمیر کی یاد میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے۔ محترمہ بیگم بشیر احمد نے فرمایا۔ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ کشمیر کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی آزادی کی تگ و دو میں ان کی مدد کرے اور انہیں ظالموں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکن سعی کرے۔ اس وقت مجاہدین مالی اعانت کے سخت مستحق ہیں۔ آپ اپنے روپیہ سے صدیوں کے مظلوموں دو درجے کوں کی گردنیں آزاد کر سکتے ہیں۔

جلسہ سے قبل ایک جلوس نکالا گیا تھا۔ جس کی قیادت مسٹر اقبال شیدائی نے کی۔ (اپ)

بنگلور کی نازک حالت

بنگلور۔ ۱۶ دسمبر آج سہ پہر کی حالت نازک ہو گئی۔ حکومت نے ۳۶ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا ہے۔ آج میسور کے متعدد واقعات ہو گئے۔ (اپ)

ہندوستان اور امریکہ کا نیا معاہدہ

نئی دہلی ۱۴ دسمبر۔ ہندوستان اور یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ کے درمیان مجوزہ بالا موجودہ دوستانہ تعلقات کی مزید تائید کرے گا۔ اس معاہدہ کا مقصد تجارت بڑھانا بھی ہے۔ اس لئے کانسل مقرر کرنے کی بھی شرط داخل ہوگی۔

پنڈت نہرو نے جو حال ہی میں اعلان کیا تھا۔ کہ ہندوستان نہ تو اینگلو امریکن بلاک اور نہ روسی گروپ کا ساتھ دے گا۔ اس لئے اس معاہدہ میں غالباً کوئی فوجی شق شامل نہیں کی جائے گی۔ اور دوستی کے اعترافات سختی سے اقوام متحدہ کے قواعد کے مطابق ہونگے۔

(رائٹر)

اگر مقدس مقامات کی بے حرمتی کی گئی تو نتائج نہائت خطرناک ہونگے۔

اجمیر کے مسلمانوں میں خوف و ہراس

کراچی ۱۴ دسمبر۔ اجمیر کے آئے ہوئے پناہ گزینوں نے آج وزیر صحت راجہ غضنفر علی خان سے ملاقات کی۔ اور اجمیر کے تشویشناک حالات بیان کئے۔ اجمیر میں مسلمانوں کے قتل عام کے علاوہ درگاہ حضرت معین الدین چشتی کی بے حرمتی کا سخت خطرہ ہے۔ چنانچہ راجہ صاحب نے مسٹر پٹیل کو ٹیلیگرام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اجمیر سے آئے ہوئے پناہ گزینوں نے وہاں کے حالات بتائے کہ وہاں پر غیر مسلموں کے حملوں کی وجہ سے سخت خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ اور حالات کے بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ خواجہ صاحب کی درگاہ کی نہ صرف ہندوستان کے مسلمان عزت کرتے ہیں۔ بلکہ پڑوس کے ممالک میں بھی اس کا بہت احترام کیا جاتا ہے۔ اگر اس کی بے حرمتی کی گئی تو اس کے نتائج بہت خراب ہونگے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کو روکا جائے۔ چونکہ اس علاقہ کا انتظام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اس بارہ میں زبردست احتیاطی اقدام اٹھائیں۔ تاکہ درگاہ کی حرمت کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ ا۔پ

مسلم لیگ میں کمیونسٹوں کا اثر و نفوذ بڑھ رہا ہے

لاہور ۱۴ دسمبر۔ مخدوم محمد رضا ایم۔ایل۔اے نے ایک بیان میں پاکستان میں مشترکہ وزارتیں بنانے کی سخت مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ہندوستان اب بھی پانچ کروڑ کے قریب مسلمان ہیں مگر یہاں پر صرف پانچ ہزار غیر مسلم ہیں جو یہاں کے شہریوں کی طرح رہنا چاہتے ہیں ایسی حالت میں مشترکہ وزارتیں نہ صرف مضحکہ خیز ہیں بلکہ حکومت میں باغیوں کو جگہ دینے کے مترادف ہیں تاکہ وہ ہندوستان کے لئے رستہ صاف کریں۔

آپ نے اس امر پر بہت افسوس ظاہر کیا کہ مسلم لیگ میں کمیونسٹوں کا بہت زور بڑھ گیا ہے آپ نے کہا کہ اسلام کسی کی جائز ذاتی دولت کو نہیں مٹاتا۔ موجودہ مشکلات کا حل ناجائز تصرف پر وہ قیانوسی جاگیرداری کو جو کسی نہ کسی صورت میں قائم رہنا چاہتی ہے کو مٹانے میں مضمر ہے۔ مگر اس سلسلے میں ہم کو محض مغربی الفاظ پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اصل حل کو تلاش کرنا چاہیئے۔ او۔پی۔آئی

ہندوستان کے مسلمانوں پر خونچکاں مظالم کے خلاف احتجاج

اس طرح ہندوستانی حکومت کبھی ترقی نہیں کر سکتی

نیروبی (مشرقی افریقہ) کی عرب ایسوسی ایشن کے صدر نے ہندوستان میں منظم قتل و غارت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہمیں ہندوستان کے مسلمانوں کی خطرناک تباہی پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ اور خاص کر وہ تباہی جو قادیان کے مسلمانوں پر نازل ہوئی ہے۔ اس کے خلاف ہم سخت احتجاج کرتے ہیں۔ ہمیں نہائت ہی تعجب ہے۔ کہ آپ کی حکومت میں مذہبی آدمی بھی چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو ہم یقین سے کہتے ہیں کہ آپ کی حکومت کبھی بھی پنپ نہیں سکتی۔

غبن کا الزام

ملتان ۱۵ دسمبر۔ ملتان پولیس نے مسٹر رحیم بخش خزانچی چھاؤنی کو گرفتار کر لیا۔ کیونکہ ان پر غبن کا الزام ہے۔ رقم دس ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

حیدرآباد ۱۴ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت سیاسی قیدیوں کی ایک بڑی تعداد رہا کر دیگی جو خلاف قانون سرگرمیوں کی وجہ سے گرفتار کئے گئے ہیں۔ او۔پی۔آئی

دو لاکھ روپیہ کا عطیہ

ملتان ۱۵ دسمبر۔ ملتان کمشنری کے دفتر تعلیم نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں اپنی رقم ایک لاکھ روپے کی دی ہے۔ اور عنقریب اتنی ہی اور رقم دیں گے۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ

ملتان ۱۵ دسمبر۔ مسز اسکندر مرزا نے قائد اعظم کی تقریر کی نقاب کشائی کی۔ آپ نے تقسیم انعامات کی تقریب کی صدارت کی۔ سکول سٹاف اور طلباء کی طرف سے "/"/"" روپے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں پیش کئے گئے۔

نیشنل گارڈ کی تجدید

راولپنڈی ۱۵ دسمبر۔ پاکستان کی دفاعی کونسل نے پاکستان نیشنل گارڈ میں عورتوں کا بھی ایک سیکشن رکھا ہے۔ جو فرسٹ ایڈ اور ریلیف کا کام کریں گی۔

۲۴ بٹالین کو بڑھانے میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ پنجاب میں سینکڑوں رضاکار بھرتی کے دفتر میں بھرتی کے لئے پہنچے۔

سندھ میں ایک میٹنگ کی گئی۔ جس میں پاکستان نیشنل گارڈ کی بھرتی کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ امید ہے کہ بھرتی چند ہفتوں میں پوری ہو جائے گی۔

صوبہ سرحد میں بھرتی بہت زور پر ہے۔ اور امید ہے کہ بہت جلد ہی مطلوبہ تعداد پوری ہو جائیگی مشرقی بنگال سے اطلاع مظہر ہے کہ وہاں بھی نیشنل گارڈ میں بھرتی کا کام تسلی بخش ہے۔ ا۔پ

محکمہ سول سپلائی کی اصلاح

محکمہ سول سپلائی میں رشوت ستانی وغیرہ کے خطرناک عوارض کو رفع کرنے کے لئے محکمہ کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو تمام شکائتوں کو نہائت خندہ پیشانی سے سنے گی۔ اور ان کی تحقیقات کے لئے مختلف اضلاع کا دورہ کرے گی۔ شکائتیں تحریری ہوں۔ اور ان پر پانچ پانچ آدمیوں کے دستخط ہونے چاہئیں۔

کمیٹی کے دورہ کا پروگرام درج ذیل کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ - ۲۲ اور ۲۳ دسمبر کو ؛ سیالکوٹ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو

گجرات - ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو

۸ ہزار روپے پر ڈاکہ

کراچی ۱۵ دسمبر۔ مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے کراچی کے قریب ایک گاؤں پر ڈاکہ ڈالا۔ جہاں سے ۸ ہزار روپیہ ان کے ہاتھ لگا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

ا۔پ

سندھ اور بلوچستان کا الحاق

کراچی ۱۵ دسمبر مسٹر قادر بخش نائب صدر بلوچستان مسلم لیگ نے ایک انٹرویو کے دوران میں بلوچستان اور سندھ کے مالی طور پر الحاق کی حمایت کی نیز آپ نے کہا کہ بلوچستان کو کل نشستوں کا تیسرا حصہ ملنا چاہیئے۔ ا۔پ

حضور نظام پر قاتلانہ حملہ کرنیوالا گرفتار

حیدرآباد ۱۴ دسمبر۔ حیدرآباد پولیس نے نظام حیدرآباد پر قاتلانہ حملے کے سلسلے میں ایک ہندو وشن راؤ کو گرفتار کر لیا ہے۔ نرائن راؤ جو کہ اصل مجرم ہے۔ اس کو آج مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور اسکو ۱۸ دسمبر تک پولیس کی حراست میں رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ او۔پی۔آئی

مرکزی کانگرس کیطرف سے ریاستی کانگرس کو ہدایت

حیدرآباد ۱۴ دسمبر۔ حیدرآباد حکومت نے عارضی حکومت کے اراکین کے نام کی اشاعت کو چند دن کے لئے اور ملتوی کر دیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ریاست کانگرس کو مرکزی کانگرس کی طرف سے ہدایات ملی ہیں۔ کہ عارضی حکومت میں وہ اپنے نمائندے بھیجدے۔ او۔پی۔آئی